Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۹ ۲۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۶ / ۳۱ | یکم رمضان المبارک ۱۳۹۷ھ ۔ ۱۷ ظہور ۱۳۵۶ہش ۔ ۱۷ اگست ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۸۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۷ ظہور ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کر لیں

اُس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں

"جو خدا تعالیٰ کے حضور تضرع اور زاری کرتا ہے اور اس کے حدود و احکام کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس کے جلال سے ہیبت زدہ ہو کر اپنی اصلاح کرتا ہے وہ خدا کے فضل سے ضرور حصہ لے گا ۔ اِس لئے ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کر لیں جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقع بہرحال مل جائے گا ۔ اُس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں ۔ جب تک ایک خاص سوز اور درد دل میں نہ ہو اُس وقت تک ایک شخص خوابِ راحت سے بیدار کب ہو سکتا ہے ؟ پس اس وقت کا اُٹھنا ہی ایک دردِ دل پیدا کر دیتا ہے جس سے دعا میں رقت اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور یہی اضطراب اور اضطرار قبولیتِ دعا کا موجب ہو جاتے ہیں ۔ لیکن اگر اُٹھنے میں سستی اور غفلت سے کام لیتا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ درد اور سوز دل میں نہیں کیونکہ نیند تو غم کو دُور کر دیتی ہے لیکن جبکہ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ کوئی درد اور غم نیند سے بھی بڑھ کر ہے جو بیدار کر رہا ہے ۔ پھر ایک اَور بات بھی ضروری ہے جو ہماری جماعت کو اختیار کرنی چاہیئے اور وہ یہ ہے کہ زبان کو فضول گوئیوں سے پاک رکھا جاوے ۔ زبان وجود کی ڈیوڑھی ہے اور زبان کو پاک کرنے سے گویا خدا تعالیٰ وجود کی ڈیوڑھی میں آ جاتا ہے ۔ جب خدا ڈیوڑھی میں آ گیا تو پھر اندر آنا کیا تعجب ہے ؟ پھر یاد رکھو کہ حقوق اللہ اور حقوقِ عباد میں دانستہ ہرگز غفلت نہ کی جاوے ۔ جو ان امور کو مدِ نظر رکھ کر دعاؤں سے کام لے گا یا یُوں کہو کہ جسے دعا کی توفیق دی جاوے گی ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا فضل کر دے گا ۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۴۵ ، صفحہ ۲۴۶)

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا کیلئے

تحریکِ دعا

جیسا کہ پہلے بھی یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی (بنت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) جہلم میں ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے بہت بیمار ہیں دو دفعہ بے ہوش بھی ہو گئیں ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے نہایت درجہ قیمتی اور مقدس وجود کو تا دیر سلامت رکھے ۔

آمین اللّٰھم آمین

۲۹ رمضان المبارک کی دُعائیہ فہرست

الحمد للہ ! رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور بے شمار رحمتوں کے ساتھ شروع ہو چکا ہے ۔ احباب کرام اور محترم بہنیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیز آندھی کی طرح اپنا مال خرچ کر کے اس کی رحمتوں اور برکتوں کے وارث بننے کی کوشش کریں اور دوسری دینی تحریکوں کے ساتھ وقفِ جدید کا چندہ ۲۹ رمضان المبارک سے قبل ادا فرمانے کی سعی فرمائیں تاکہ ۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں اُن کے اسماء گرامی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جا سکیں ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء ۔

خاکسار

مرزا طاہر احمد

ناظم مال وقفِ جدید

پبلشر :- مسعود احمد ۔ پرنٹر :- سید عبدالحی ۔ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت :- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

قرآن کریم ایسی کامل کتاب ہے جو قیامت تک کیلئے بنی نوع انسان کی ہدایت اور راہنمائی کیلئے نازل کی گئی ہے

کوئی شخص خدا کے عطا کردہ علم کے بغیر محض اپنے علم و فراست سے متشابہ آیات کی تفسیر بیان نہیں کر سکتا

خدا تعالیٰ سے علم حاصل کرنے کیلئے قرآن کریم کے کامل اور ابدی صداقتوں پر مشتمل ہونے پر ایمان لانا ضروری ہے

مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ الخ کی نہایت لطیف تفسیر

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ یکم وفا ۱۳۵۶ ہش مطابق یکم جولائی ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

(مرتبہ مکرم قریشی محمد انور صاحب شاہد رکن صیغہ زود نویسی ربوہ)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے درج ذیل آیات اور ان کا ترجمہ پڑھ کر سنایا:-

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ (آل عمران آیت ۸، ۹)

(ترجمہ) وہی ہے جس نے تجھ پر ایک کامل کتاب نازل کی ہے جس کی بعض آیتیں تو محکم آیتیں ہیں جو اس کتاب کی جڑ ہیں اور کچھ اور ہیں جو متشابہ ہیں پس جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ تو فتنہ کی غرض سے اور اس کتاب کو اس کی حقیقت سے پھیر دینے کے لئے ان آیات کے پیچھے پڑ جاتے ہیں جو اس کتاب میں سے متشابہ ہیں حالانکہ اس کی تاویل اور تفسیر کو سوائے اللہ کے اور علم میں کامل دستگاہ رکھنے والوں کے کہ جو کہتے ہیں کہ ہم اس کلام پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کہتے ہیں کہ یہ سب ہمارے ربّ کی طرف سے ہی ہے کوئی نہیں جانتا۔ اور عقلمندوں کے سوا کوئی بھی نصیحت حاصل نہیں کرتا۔ اے ہمارے ربّ تو ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو کج نہ کر اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت کے سامان عطا کر یقیناً تو ہی بہت عطا کرنے والا ہے۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا:-

جیسا کہ ہم احمدی جانتے ہیں قرآن کریم کے بے شمار بطون ہیں اور اس وجہ سے

قرآن عظیم کی بڑی شان

ہے۔ میں نے ان آیات میں سے ۹ باتیں منتخب کی ہیں جن کے متعلق میں مختصراً کچھ بیان کروں گا۔ دوست جانتے ہیں کہ گرمی مجھے بہت تکلیف دیتی ہے جب میں گھر سے چلا ہوں تو مجھے شدید سر درد شروع ہو چکی تھی لیکن چونکہ کچھ ناغے پہلے ہی ہو چکے ہیں اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ میں آ جاؤں اور اختصار کے ساتھ ان باتوں کو بیان کروں۔

جو دو آیات میں نے پڑھی ہیں ان میں سے پہلی کے ساتھ آٹھ باتوں کا تعلق ہے اور پھر آگے دعا ہے۔ پہلی بات جو اس آیت سے ہمیں پتہ لگتی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کیا کہ ایک کامل کتاب نازل کی جا رہی ہے اور اس کی دلیل یہ دی کہ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ بھی ہیں اور اٰيٰتٌ مُتَشٰبِهٰتٌ بھی ہیں۔ اس میں قرآن کریم کے کمال کی دلیل دی گئی ہے۔ ایک تو اس میں ایسی آیات ہیں کہ جو ابدی صداقتوں پر مشتمل ہیں۔ ایسی آیات ہیں کہ ظاہری طور پر ان کے دو معنی نہیں ہو سکتے بلکہ ان کے ایک ہی معنی ہو سکتے ہیں اور وہ کھلی کھلی صداقتیں ہیں مثلاً خدا تعالیٰ کے متعلق جو قرآن کریم نے کہا کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یہ

ایک ابدی صداقت

ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق بنیادی چیز ہے کہ خدا ایک ایسی ہستی ہے جس کا کوئی ثانی نہیں۔ اب اس کی تاویل نہیں ہو سکتی۔ خدا ایک ہے یہ حقیقت ہے۔ پس اس میں ابدی صداقتیں بھی بیان ہوئی ہیں اور دوسرے اس میں وہ باتیں بھی بیان ہوئی ہیں جن کے ان ابدی صداقتوں کی روشنی میں مختلف معانی ہو سکتے ہیں۔ بہت سے صحیح معانی ہیں جن کے اوپر ابدی صداقتوں کی روشنی پڑتی ہے اور وہ ان کو منور کر رہی ہوتی ہے۔ ایک معنی بھی درست اور دوسرا بھی درست اور تیسرا بھی درست اور ہزارواں بھی درست اور شاید لاکھواں بھی درست۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے جلوے بے شمار ہیں اور یہ اسی کا کلام ہے اس کے اندر بھی اس کے بے شمار جلوے چھپے ہوئے ہیں اور بے شمار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسرارِ روحانی اس کے اندر پائے جاتے ہیں جو اپنے اپنے وقت پر ظاہر ہوتے ہیں۔

اسی طرح پیشگوئیاں ہیں۔ اگر قرآن کریم ایک کامل کتاب نہ ہوتی اور اس کا تعلق قیامت تک پیدا ہونے والے انسان سے نہ ہوتا تو اس میں ایسی پیشگوئیاں بھی نہ ہوتیں جن کا تعلق قیامت تک کے انسان سے ہے اور جن کا تعلق بعد میں آنیوالے زمانوں سے ہے اور جیسا کہ قرآن کریم نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات نے اور

خدا تعالےٰ کی فعلی شہادت

نے ہمیں بتایا ہے ساری ہی پیشگوئیاں اپنے اندر اخفاء کا کچھ پہلو رکھتی ہیں۔ متشابہات کے بھی یہی معنی ہیں اور اس زمانہ کے حالات، چودھویں صدی کے حالات جو پہلی صدیوں سے مختلف ہیں اس زمانہ کے لئے قرآن کریم کی تفسیر ایسی ہے جس کا تعلق اس زمانہ سے ہے لیکن یہ تفسیر ابدی صداقتوں کی روشنی میں ہوگی اور آیات محکمات سے باہر نہیں جا سکتی بلکہ وہ determine کرتی ہیں۔ وہ معیّن کرتی ہیں کہ کونسی تاویل یا تفسیر کسی آیت کی درست ہے اور کونسی نہیں۔ غرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ایک کامل کتاب ہے جو نوعِ انسانی کو دی گئی ہے اور ہمیشہ کے لئے ان کی رہنمائی کریگی، کبھی ایسا نہیں ہوگا کہ انہیں قرآن کے علاوہ کسی اور ہدایت اور رہنمائی کی ضرورت پیش آئے۔ قرآن کریم نے آئندہ کی خبریں دی ہیں اور ہر صدی کے متعلق قرآن کریم میں پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں جو اپنے وقتوں پر ظاہر ہوتی ہیں۔ مثلاً چاند اور سورج گرہن ہونے کی پیشگوئی تیرہ سو سال کے بعد جا کر پوری ہوئی۔ اب اگر انسان پر قرآن کریم کی حکومت تیرہ سو سال پر پھیلی ہوئی نہیں تھی تو قرآن کریم میں تیرہ سو سال کے بعد پوری ہونے والی کسی پیشگوئی کی ضرورت نہیں تھی اور اگر

قرآن کریم کی حکومت

قیامت تک پھیلی ہوئی نہیں ہے تو قیامت تک کی پیشگوئیاں اس میں نہیں ہوں گی لیکن قیامت تک پھیلی ہوئی پیشگوئیاں اس میں موجود ہیں۔ قرآن کریم کے نزول پر، اس کامل کتاب کے نزول پر اب قریباً چودہ سو سال گزر چکے ہیں۔ اس کا ماضی بھی عملاً یہ بتاتا ہے کہ مستقبل میں بھی خدا تعالیٰ اس کے ذریعہ سے انسان کے ساتھ یہی سلوک کرے گا کہ نئی سے نئی باتیں قرآن کریم کی پیشگوئیوں کے مطابق ظہور میں آئیں گی اور پیشگوئیاں پوری ہوں گی، جب نئے مسائل پیدا ہوں گے قرآن کریم کی نئی تفسیر خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو سکھائے گا، اپنے مقربین اور اپنے محبوب بندوں کو اور پھر وہ ان مسائل کو حل کریں گے۔ پس قرآن کریم میں آیاتِ محکمات کے علاوہ آیاتِ متشابہات کا پایا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن کریم ایک کامل اور مکمل کتاب ہے۔

خدا کہتا ہے کہ یہ ایسی مکمل اور کامل کتاب ہے جس میں متشابہات بھی پائی جاتی ہیں اس معنی میں کہ مَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهٗٓ إِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا۔ اس معنی میں جو متشابہات تھیں، جو قرآن کریم کی عظمت بیان کرنے والی اور جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعتوں کی طرف اشارہ کرنے والی تھیں منافق انہی متشابہات کی غلط تاویل سے فائدہ اٹھاتا ہے اور جو دنیا کی

روشنی کے ذرائع

تھے منافق ان کے ذریعے خود اپنے آپ کو بھی اندھیروں میں لیجاتا ہے اور دوسروں کو بھی اندھیروں کی طرف کھینچنے کی کوشش کرتا ہے اور جو مومن ہے وہ ایسا نہیں

کرتا لیکن قرآن کریم نے متشابہات سے پہلے محکمات کہا ہے کیونکہ پہلے تو اس کی عظمت ہے یعنی ایک کامل کتاب ہونا اور اس کا مدلّل ہونا اور ابدی صداقتوں پر اس کا مشتمل ہونا۔ پس دوسری بات یہ ہے کہ قرآن عظیم میں آیاتِ محکمات پائی جاتی ہیں جن میں کوئی استعارہ نہیں اور جو کسی تاویل کی محتاج نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ محکمات کے معنی ہیں کہ جن میں کوئی استعارہ نہیں پایا جاتا اور جو کسی تاویل کی محتاج نہیں ہیں۔ میں نے کہا تھا کہ اس کے اندر ابدی صداقتیں ہیں اور بیّنات ہیں۔ بیّنات، محکمات ہیں۔ ایک ظاہر چیز ہے جس میں کوئی چھپی ہوئی بات نہیں۔ قرآن کریم نے کہا ہے کہ میں ایک ایسی کتاب ہوں جو بالکل "مُبِین" ہوں، ظاہر ہوں اور کوئی چیز مجھ میں چھپی ہوئی نہیں ہے، وہ اِن آیاتِ محکمات کے متعلق ہی کہا گیا ہے۔ یا وہ تفاسیر قرآنی جو اُن متشابہات سے تعلق رکھتی ہیں جن کا تعلق ماضی سے تھا جس وقت وہ واقع ہوگیا تو وہ "مُبِین" کے اندر شامل ہوگئیں۔

تیسری بات ہمیں یہ پتہ لگتی ہے کہ قرآن عظیم میں آیات متشابہات بھی ہیں جو تاویل کی محتاج ہیں۔ ان متشابہات کی بہت سی باتیں بعض استعارات کے پردہ میں محجوب ہیں اور اپنے اپنے وقت پر آکر کھلتی ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے شروع میں بتایا تھا یہ

یہ قرآن کریم کی عظمت

ہے، بہت بڑی عظمت! کہ وہ ایک ایسا کلام ہے جس نے قیامت تک کے لئے انسان کی بہتری کے سامان کر دیئے۔ ہر صدی کا، ہر زمانے کا، ہر علاقے کا، ہر ملک کا انسان قرآن کریم کا محتاج اور اس کی احتیاج سے وہ کبھی بھی آزاد نہیں ہو سکتا۔

جیسا کہ میں ابھی بتا چکا ہوں متشابہات میں پیشگوئیاں بھی ہیں اور متشابہات میں قرآن کریم کی وہ تفسیر بھی ہے جو زمانہ سے تعلق رکھتی ہے لیکن وہ ابدی صداقتوں کی روشنی میں ہے اس سے باہر نہیں اور ابدی صداقتوں کی ضد نہیں ہے بلکہ ان کی تائید کرنے والی ہے۔ یہ ایک لمبا مضمون ہے میں مختصر کروں گا۔ یہ تین باتیں ہوگئیں۔

چوتھی بات ہمیں یہ پتہ لگتی ہے کہ قرآن کریم ایک عظیم کتاب ہے لیکن پھر بھی جن کے دلوں میں کجی اور نفاق ہے وہ اُن آیات کے پیچھے پڑ جاتے ہیں جو متشابہ ہیں۔ یہ ان آیات سے پتہ لگتا ہے۔ ایک تو وہ ان آیات کے پیچھے پڑ جاتے ہیں جو متشابہ ہیں اور محکمات کی طرف نظر ہی نہیں اٹھا کر دیکھتے یعنی جو چیز واضح ہے، قطعی ہے، جس میں شبہے کی کوئی گنجائش نہیں اس کو تو چھوڑ دیتے ہیں اور جس میں تاویل ہو سکتی ہے، جس کے ایک سے زائد معنی ہو سکتے ہیں، جس کے سیکھنے کے لئے بہت کچھ کرنا پڑتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہو تب خدا تعالیٰ خود وہ معانی سکھاتا ہے وہ ان متشابہات کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور پھر یہ کہ ان کے پیچھے پڑ کر ایک ایسی تاویل کرتے ہیں جو غلط ہوتی ہے۔ وہ

وہ حقیقت سے دُور لیجانے والی

ہے۔ آیاتِ محکمات سے پرے لیجانے والی، اس کی ضد اور اس سے متضاد ایک تفسیر اور تاویل کر دیتے ہیں اور ان کا جو ارادہ ہوتا ہے، ان کی جو نیت ہوتی ہے وہ بھی شیطانی ہوتی ہے۔ اِبْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ، وہ فتنہ پیدا کرنا چاہتے ہیں، آیاتِ قرآنیہ کے معانی کو اُن کی حقیقت سے دُور لیجاتے ہیں اور آیات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محکمات کی ضد میں ان سے متضاد ایک معنی کر رہے ہوتے ہیں اور نیت ان کی ہوتی ہے فتنہ پیدا کرنا اور دعویٰ ان کا یہ ہوتا ہے کہ ہم تو صالحین کا گروہ ہیں ہم تو مصلح ہیں ہم تو اصلاح چاہتے ہیں۔

پانچویں بات اِس آیت سے یہ پتہ لگی کہ اٰیٰتٌ مُتَشٰبِھٰتٌ کی تفسیر اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا مَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗٓ اِلَّا اللّٰہُ۔ خدا نے اعلان کر دیا کہ متشابہات کی تفسیر خدا کے سوا اور کوئی جانتا ہی نہیں۔ کوئی انسان یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میں اپنی عقل یا فراست سے قرآن کریم کی اٰیٰتٌ مُتَشٰبِھٰتٌ یعنی متشابہ آیات کی تفسیر کر سکتا ہوں۔ کوئی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کیونکہ قرآن کہتا ہے کہ مَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗٓ اِلَّا اللّٰہُ کہ سوائے خدا کے ان کی تاویل کوئی نہیں جانتا۔

لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ انسانوں میں سے وہ گروہ جو میرے ساتھ تعلق رکھنے والا ہے وہ گروہ جو علم میں کامل دستگاہ رکھنے والا ہے

الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ

بطونِ قرآنی کو جانتے ہیں۔ یہ اعلان کیا خدا تعالیٰ نے کہ اللہ کے سوا کوئی جانتا نہیں اور جو علم میں کامل دستگاہ رکھنے والے ہیں وہ بطونِ قرآنی کو جانتے ہیں۔

اور ساتویں بات ہمیں یہ پتہ لگی کہ وہ اِس لئے جانتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے یہ اسرارِ روحانی سیکھتے ہیں۔ وہ اس کلام پر کامل ایمان رکھتے ہیں اور اس حقیقت کو سمجھتے ہیں کہ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا اور ان کا یہ اعلان ہوتا ہے کہ ہم اپنی طرف سے تفسیر نہیں کر رہے بلکہ ان اٰیٰتٌ مُتَشٰبِھٰتٌ کی تفسیر خدا تعالیٰ ہمیں سکھاتا ہے اور تب ہم بتاتے ہیں۔ کوئی انسان اپنی طاقت سے اپنے زور سے اپنی فراست اور اپنی عقل سے اٰیٰتٌ مُتَشٰبِھٰتٌ کی صحیح تفسیر بیان ہی نہیں کر سکتا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اس کے اُوپر نازل ہو اور خدا تعالیٰ کی رحمت کے نتیجہ میں وہ یہ تفسیر سیکھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں وہ راسخ فی العلم بن جائے۔

خدا تعالیٰ سے علم حاصل کرنے کے لئے قرآن پر کامل ایمان ضروری ہے۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ قرآن کامل نہیں وہ شخص اللہ تعالیٰ سے تفسیر سیکھ ہی نہیں سکتا۔ اٰمَنَّا بِہٖ ہم اس کلام پر ایمان لائے۔ ہم ایمان لائے کہ یہ کامل کتاب ہے اور اِس بات پر بھی ایمان لائے کہ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا یعنی جو اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور جو اٰیٰتٌ مُتَشٰبِھٰتٌ ہیں وہ بھی

اللہ تعالیٰ کی طرف سے

ہیں اور وہ ذات، وہ ہستی جس کی ذات اور صفات میں کوئی تضاد نہیں پایا جاتا اس کے کلام میں بھی کوئی تضاد نہیں پایا جاتا۔ اِس بات پر وہ ایمان لاتے ہیں اور خدا تعالیٰ ان کو ایسے معانی سکھاتا ہے جو قرآن کریم کے دوسرے حصّوں سے متضاد نہیں۔ وہ تفسیر نہ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ سے متضاد ہے اور نہ اٰیٰتٌ مُتَشٰبِھٰتٌ کے ان دیگر معانی سے متضاد ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کو یا کسی اور کو اس زمانہ میں یا کسی اور زمانہ میں سکھائے۔ کیونکہ اس کی ذات میں اور اس کے علم میں تضاد نہیں ہے اور اس کی سکھائی ہوئی تعلیم میں بھی تضاد پیدا نہیں ہو سکتا۔

جس کو یہ چیز مل گئی، خدا تعالیٰ کی رحمت جس کی معلّم بن گئی اس کو کامیابی کی ہر کلید مل گئی۔ آج صبح میں نے ایک عجیب نظارہ دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ ایک چھپی ہوئی کتاب میرے سامنے پڑی ہے اس کا جو سرورق ہے یعنی پہلا صفحہ جس پر نام لکھا ہوتا ہے اس کا اُوپر کا حصّہ تو میری نظر نے نہیں پکڑا لیکن اس کے نیچے فارسی کا ایک بڑا عجیب شعر ہے وہ شعر مجھے بھول گیا لیکن اس کے بعض الفاظ مجھے یاد ہیں اور مفہوم پوری طرح یاد ہے۔ وہ شعر نور نیست سے شروع ہوتا ہے اور پہلا مصرع ختم بھی نور نیست پر ہوتا ہے۔ پہلے مصرعے کے معنی یہ ہیں کہ نور تو وہ نور ہے جو ایسے شخص کو ملے جو اپنے نفس پر، اپنی ذات پر ایک موت وارد کرتا ہے اور فنا فی اللہ ہو جاتا ہے وہ نور نہ کہ سعیٔ بسیار کلید کامرانی ہے یہ دوسرے مصرعے میں ہے۔ دوسرے مصرعے کے شروع میں "سعیٔ بسیار" اور آخر میں "کلیدِ کامرانی" ہے۔ انسانی تدبیر اور انتہائی کوشش کامیابی کی چابی نہیں،

کامیابی کی چابی

یہ ہے کہ اپنے اوپر ایک موت وارد کر لینے کے بعد فنا فی اللہ ہو جانے کے بعد انسان کو ایک نور عطا ہو جائے۔ پھر وہ جس میدان میں بھی قدم اُٹھاتا ہے کامیابی اس کے قدم چُومتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے۔

اِس آیت کے معاً بعد جو دوسری آیت ہے یعنی رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا اِس میں ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ دیکھو اتنی عظیم کتاب اتنی شاندار کتاب اتنی وسعتوں والی کتاب کہ جس کی حکومت بعثتِ نبویؐ سے اور نزولِ قرآن سے لے کر قیامت تک پھیلی ہوئی ہے کج دل لوگ اس کو بھی، اپنی اور دوسروں کی (جن پر ان کا اثر ہوتا ہے) ہلاکت کا باعث بنا دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو علم حاصل کیا جائے اس کے سوا باقی ہر چیز متشابہ نہیں بلکہ مشتبہ ہے اور بلندیوں کی طرف لے جانے والی نہیں بلکہ گہرائیوں میں گرانے والی ہے۔ اور یہاں جو ذکر ہے کہ جن کے دلوں میں کجی ہے، وہ وہ لوگ نہیں ہیں جو اسلام پر ایمان ہی نہیں لائے بلکہ ایمان لانے کے بعد کجی پیدا ہوئی اور یا پھر ان کی سابق کجی دُور نہیں ہوئی، دونوں شکلیں ہوتی ہیں۔ اتنی عظیم کتاب ہے اور وہ ان کے دلوں کی کجی دُور نہیں کر سکی ان کی شامتِ اعمال کی وجہ سے، ان کی بدقسمتی کی وجہ سے، ان کی ذہنی بیماری کی وجہ سے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اپنے زور سے صراطِ مستقیم پر بھی نہیں چل سکتے اور کجی سے بھی محفوظ نہیں رہ سکتے بلکہ اس کے لئے بھی

دُعا کی ضرورت

ہے۔ اِس واسطے نفاق سے اور دل کی کجی سے محفوظ رہنے کے لئے یہ دعا کیا کرو کہ:۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَ ھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً ج اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔

خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کو، ساری جماعت کو جو قرآن کریم پر ایمان لاتے ہیں اس ایمان کے بعد کج دل نہ بنا دے اور قرب کی راہیں دکھانے کے بعد اپنے سے پرے نہ دھتکار دے اور جس رحمت اور پیار کے لئے اس نے

اِسلام کے اندر

اِس جماعت کو پیدا کیا ہے وہ پیار ہم سب کو حاصل ہو۔ آمین ❊

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزہ اور اس کے آداب

سلطان احمد پیر کوٹی

رمضان المبارک ہزاروں برکات ۔ رحمتیں اور افضال اپنے دامن میں لئے آگیا ہے ۔ مبارک ہیں وہ لوگ جنہیں اس ماہ کے دوران اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل میں اور اس کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرنے کے لئے روزہ کی عبادت بجا لانے کی توفیق ملے گی ۔ رمضان المبارک کا مہینہ مومنوں کے لئے روحانی موسم بہار کی حیثیت رکھتا ہے ۔ جس طرح ظاہری موسم بہار میں درختوں کی ہری بھری اور سرسبز و شاداب ٹہنیاں عجیب بہار دیتی ہیں ان کے دامن پھولوں سے بھرے ہوتے ہیں ۔ جن کی بھینی بھینی خوشبو سے فضا معطر ہو جاتی ہے ۔ ہر چیز اپنے جوبن اور نکھار پر ہوتی ہے ۔ دل و دماغ پر وجد کی کیفیت طاری ہوتی ہے ۔ طبائع میں مسرت و انبساط پیدا ہوتی ہے ۔ اسی طرح رمضان المبارک میں گناہوں کی خزاں اپنا بوریا بستر لپیٹ لیتی ہے ۔ روحانیت کے باغ میں سرسبزی و شادابی آجاتی ہے ۔ روحانی درختوں کے ترو تازہ پھول اور پتے نکل آتے ہیں ۔ کثرت سے نیک اعمال کرنے کی اس دوران توفیق ملتی ہے ۔ دعائیں کرنے کا موقع ملتا ہے ۔ جن کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے ۔ لیکن اس روحانی موسم بہار سے وہی شخص فائدہ اٹھا سکتا ہے جو صدق دل سے اس کو قبول کرے ۔ بشاشت سے احکام الٰہیہ پر عمل پیرا ہو ۔ اپنی زندگی میں انقلاب پیدا کرے ۔ اس کے افعال و اعمال عادات و اطوار اور عبادات و معاملات میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہو ۔ ورنہ جیسے ایک خشک لکڑی موسم بہار سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتی ۔ موسم بہار آتا ہے اور گذر جاتا ہے ۔ مگر وہ خشک کی خشک ہی رہتی ہے ۔ اس میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوتی ۔ اس میں سے نہ کوئی شگوفہ نکلتا ہے نہ پھول ۔ اسی طرح ایک لاپرواہ انسان جو احکام الٰہیہ کی پوری طرح اطاعت نہیں کرتا قرآنی ہدایات پر عمل پیرا نہیں ہوتا ۔ ان کے مطابق اپنی زندگی کو نہیں ڈھالتا ۔ بدیوں اور برائیوں کے ارتکاب سے پرہیز نہیں کرتا ۔ عبادات کی طرف کم توجہ کرتا ہے ۔ اخلاق کو سنوارتا نہیں ۔ اپنے معاملات کو درست نہیں کرتا ۔ اس کے لئے رمضان کا آنا یا نہ آنا برابر ہوتا ہے ۔ روزہ تو ایسی عبادت ہے کہ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے اعلیٰ درجہ کا اتصال پیدا ہو جاتا ہے ۔ خدا تعالیٰ خود روزہ دار کا محافظ و نگران بن جاتا ہے ۔ اسے کشوف صحیحہ ہوتے ہیں ۔ الہامات سے وہ نوازا جاتا ہے ۔ سچی خوابیں اسے آتی ہیں ۔ اگر کوئی انسان روزہ کی عبادت بجا لانے کے باوجود ان برکات سے محروم ہوتا ہے تو اس سے زیادہ بدقسمت اور کون ہو سکتا ہے ۔

پس روزہ سے پوری طرح فائدہ اسی وقت اٹھایا جا سکتا ہے جب اس کی اغراض کو پورا کیا جائے ۔ اس کی شرائط کو پورا کیا جائے اس سے متعلق قرآنی ہدایات پر عمل کیا جائے ۔ اس کے آداب کا لحاظ رکھا جائے ۔ اس فرصت میں ہم بعض آداب روزہ کو درج کرتے ہیں تا جماعت کے دوست ان کا لحاظ رکھیں ۔ اور اس طرح روزہ کی برکات و فیوض سے زیادہ سے زیادہ مالا مال ہوں ۔

قرآن کریم میں جہاں رمضان کے روزوں کی فرضیت کا ذکر آیا ہے وہاں اللہ تعالیٰ نے روزہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

(البقرہ)

تم پر روزے فرض کرنے کی ایک غرض یہ بھی ہے کہ تا تم اللہ تعالیٰ کو اپنی وقایہ اور ڈھال بنا لو ۔ تا تم روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے محفوظ رہو ۔ اپنے نفس کو گناہوں کے ارتکاب سے بچاؤ ۔ سو روزہ کا ایک بڑا ادب یہ ہے کہ اس کی اس غرض کو پیش نظر رکھا جائے یعنی انسان روزہ کی عبادت کو تقویٰ اللہ کی خاطر بجا لائے ۔ ہر ممکن نیکی بجا لائے ۔ اپنے خالق و مالک خدا کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے ہمہ تن کوشاں رہے ۔ وہ کاملاً اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو ۔ اس کی صفات کے رنگ میں رنگین ہو اور اپنے اندر ایک نیا انقلاب پیدا کرنے والا ہو ۔

۲ ۔ روزہ کی ایک غرض اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ بیان فرمائی ہے کہ :۔

لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ

کہ رمضان کے روزے اس لئے فرض کئے گئے ہیں تا تم اللہ تعالیٰ کی بڑھائی بیان کرو ۔ گویا روزہ کی عبادت اگر صحیح طور پر ادا ہو اور اس کی شرائط کے مطابق بجا لائی جائے ۔ وہ خدا تعالیٰ کی خاطر اور اس کے احکام کی تعمیل کی غرض سے ہو ۔ تو اس کے نتیجہ میں انسان اللہ تعالیٰ کی بڑھائی بیان کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے ۔ پس روزہ کا ایک ادب یہ ہے کہ انسان روزہ کی عبادت پوری شرائط کے ساتھ بجا لائے اور اس کے دوران زیادہ سے زیادہ نفلی عبادات اور صدقہ و خیرات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے برکت و افضال اور انوار کو حاصل کرنے کی کوشش کرے ۔ اور پھر ان برکات و افضال اور انوار کے حصول پر خدا تعالیٰ کی بڑائی بیان کرے ۔ اللہ اکبر کے اس ورد کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اسے اور بڑھائے گا اور وہ دنیوی و دینی لحاظ سے ترقی کرے گا ۔

۳ ۔ یہ بات ظاہر ہے کہ روزہ کی حالت میں روزہ دار صبح سے شام تک کھانے پینے اور دوسری کئی چیزوں سے اپنے آپ کو روکے رکھتا ہے ۔ اپنے جذبات کو دبائے رکھتا ہے ۔ بعض جائز اور حلال چیزوں کو باوجود موجود ہونے اور اپنے قبضہ میں ہونے کے استعمال نہیں کرتا ۔ اور یہ سب کچھ الٰہی احکام کی پیروی میں ہوتا ہے ۔ مگر اس عبادت سے صحیح طور پر فائدہ اسی وقت اٹھایا جا سکتا ہے اور یہ اسی وقت نتیجہ خیز ہوتی ہے جب اسے بشاشت سے بجا لایا جائے ۔ اسے بوجھ اور چٹی تصور نہ کیا جائے ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے :۔

مَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا
فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ۔

(بقرہ)

جو شخص پوری بشاشت اور شوق سے نیکی کا کوئی کام کرتا ہے تو اس کے لئے اس کا بہر حال اچھا نتیجہ ہی نکلے گا ۔ پس روزہ کا ایک ادب یہ بھی ہے ۔ کہ اس عبادت کو پوری بشاشت کے ساتھ ادا کیا جائے ۔ اسے بوجھ اور چٹی سمجھ کر نہ کیا جائے ۔ اگر کوئی ایسا کرے گا یعنی ایسی عبادت کو پوری بشاشت کے ساتھ بجا لائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے خیر و برکت کے سامان پیدا کرے گا ۔ اور وہ روحانیت میں ترقی کرے گا ۔

(۴) روزہ کی عبادت انسان کو ہمدردی بنی نوع انسان کا سبق دیتی ہے اس کی فوائد کی طرف متوجہ کرتی ہے ۔ دیکھو روزہ کے دوران انسان سحری سے غروب آفتاب تک صرف خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کھانا پینا ترک کرتا ہے ۔ اپنی بعض حلال اور جائز چیزوں کو استعمال نہیں کرتا ۔ اپنے اوپر تکلیف اور دکھ کی کیفیت وارد کرتا ہے ۔ اس سے اسے اپنے دکھی اور تکلیف میں مبتلا بھائیوں کے دکھوں اور تکالیف کا بھرپور احساس ہوتا ہے ۔ اس کے اندر اپنے بھائیوں کی ہمدردی اور غم خواری کا جذبہ بیدار ہوتا ہے ۔

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزوں کے مہینہ یعنی رمضان المبارک کو شھر المواساۃ یعنی ہمدردی اور غم خواری کا مہینہ قرار دیا ہے ۔ اور ہمدردی اور غم خواری کے جذبہ کی تکمیل کے لئے صاحب استطاعت لوگوں کو فدیہ ادا کرنے کا ارشاد فرمایا ہے ۔ اور پھر آخر رمضان میں صدقۃ الفطر مقرر کیا ہے ۔ تا غرباء کو عید الفطر کی خوشیوں میں شریک کیا جائے ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں وارد ہے کہ آپ

كَانَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ
مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ

سخاوت اور صدقہ و خیرات میں تیز آندھی سے بھی زیادہ ہوا کرتے تھے ۔

اَعْطٰى كُلَّ سَائِلٍ

آپ کسی سوالی کو خالی ہاتھ نہیں لوٹایا کرتے تھے ۔

پس روزہ کی عبادت کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ روزہ دار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اور روزہ کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے ہمدردی کا بنی نوع انسان کے جذبہ کی تکمیل کے لئے حسب استطاعت اور توفیق صدقہ و خیرات کی طرف زیادہ سے زیادہ متوجہ ہو اور اپنے غریب و مسکین بھائیوں کی زیادہ سے زیادہ مالی امداد کرے ان کے دکھوں کا مداوا کرے اور ان کی غم خواری کرے ۔

۵ ۔ روزہ کا ایک ادب یہ ہے کہ روزہ دار ہر بدی سے اجتناب کرے ۔ منہیات شرعیہ کا ارتکاب نہ کرے ۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو روزہ کی عبادت سے پورا فائدہ نہیں اٹھا سکتا ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :۔

"مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ
وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ
حَاجَةٌ فِیْ اَنْ يَّدَعَ
طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ" ۔

(بخاری)

جو شخص جھوٹ اور جھوٹ پر مبنی افعال کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چھوڑتا نہیں اس کے بھوکا پیاسا رہنے سے خدا کو کوئی غرض نہیں ۔

روزہ اس بات کا نام نہیں کہ ایک وقت معین تک انسان کھانے پینے سے رُکا رہے بلکہ اس کی غرض تو اصلاح اور ضبطِ نفس ہے ۔ دل کی نیکی اور اخلاص ہے ۔ انابت الی اللہ اور تقویٰ ہے ۔ تا اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو ۔ جو شخص ان باتوں کا خیال نہیں رکھتا وہ روزہ کی عبادت سے پورا فائدہ نہیں اُٹھا سکتا ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ۔ کہ روزہ ایک ڈھال ہے ۔ اس کے ذریعہ سے انسان گناہوں سے بچتا اور لڑائی جھگڑوں سے اجتناب کرتا ہے ۔ پس روزہ دار کو چاہیئے کہ وہ کوئی لغو بات زبان پر نہ لائے ۔ کسی سے جھگڑا اور لڑائی نہ کرے ۔ کسی سے جاہلیت کا سلوک نہ کرے ۔ اگر کوئی اس سے لڑائی اور جھگڑا کرے یا گالی گلوچ سے کام لے تو وہ بجائے جواباً لڑائی جھگڑا یا گالی گلوچ کرنے کے صرف یہ کہکر خاموش ہو جائے کہ میں تو روزہ دار ہوں ۔ (بخاری)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ :۔

بہت سے روزہ دار ایسے ہوتے ہیں جنہیں بھوک اور پیاس کے سوا کچھ نہیں ملتا ۔ یعنی اگر روزہ دار خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر روزہ نہیں رکھتا ۔ بُری اور ناپسندیدہ باتوں کا ارتکاب کرتا ہے ۔ منہیات شرعیہ کا ارتکاب کرتا ہے ۔ لغو باتیں زبان پر لاتا ہے تو گو وہ ایک وقت معینہ تک کھانے پینے سے رُک کر خدا تعالیٰ کے ایک حکم کی تعمیل تو کرتا ہے لیکن وہ اس سے کسی ثواب اور اجر کا مستحق نہیں ہوگا ۔ کیونکہ وہ شرائط روزہ کو پورا نہیں کر رہا ہوگا ۔

پس روزہ کا ایک ادب یہ ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ انسان منہیات شرعیہ کے ارتکاب سے رُکے ۔ جھوٹ ۔ غیبت ۔ گالی گلوچ لڑائی جھگڑے وغیرہ بُری باتوں سے اجتناب کرے ۔ رقص و سرور کی مجلسوں میں نہ بیٹھے ۔ لغو کاموں سے پرہیز کرے اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے دست بدعا رہے کہ وہ اس کی عبادت کو قبول فرما کر اسے اپنے ان نیک اور برگزیدہ بندوں میں شامل کرے جن کو اس نے اپنی رضا کے عطر سے ممسوح کیا ہوتا ہے ۔

(۶) رمضان المبارک کے مہینہ میں عام طور پر یہ شکایت پیدا ہوتی ہے کہ ایک تو بعض لوگ روزہ نہیں رکھتے ۔ دوسرے وہ رمضان المبارک کے ظاہری احترام کا بھی لحاظ نہیں کرتے ۔ وہ کھلے بندوں کھاتے پیتے نظر آتے ہیں ۔ یہ امر درست نہیں ۔

رمضان المبارک میں جو لوگ کسی شرعی عذر کی وجہ سے روزہ نہیں رکھتے وہ بہرحال معذور ہیں اور روزہ نہ رکھ کر بھی الٰہی احکام پر عمل پیرا ہوتے ہیں کیونکہ وہ ان رخصتوں سے فائدہ اُٹھا رہے ہوتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے انہیں عطا ہوئی ہیں ۔ لیکن وہ یہ تو کر سکتے ہیں کہ رمضان المبارک کا احترام کریں ۔ کھلے بندوں ۔ راستوں اور بازاروں میں اور گھروں میں کھانے پینے سے اجتناب کریں ۔ روزہ دار کو ان کے اس طرح کھاتے پینے سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا ۔ وہ اگر خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر اپنی خواہش کو دبائے رکھتا ہے اور اپنے روزہ کی تکمیل کا پورا عزم رکھتا ہے تو اس کے ثواب میں اور اضافہ ہو جاتا ہے ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ۔ کہ اگر روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جائے تو جب تک کھانے والا اس سے فارغ نہ ہو جائے اس وقت تک خدا تعالیٰ کے فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں ۔

نیز فرمایا ہے ۔ کہ جب تک روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے تو اس کی ہڈیاں خدا تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہیں اور فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں ۔ (بیہقی) لیکن جو شخص روزہ دار کے سامنے کھا پی کر اس کے لئے ابتلاء کے سامان پیدا کرتا ہے ۔ اور رمضان المبارک کے احترام کا خیال نہیں رکھتا وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لیتا ہے ۔ اس لئے ایسا کرنے سے اجتناب ضروری ہے ۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہم سب کو رمضان المبارک کی برکات سے پوری طرح مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں ان بندوں میں شامل کرے جو اُسے محبوب ہوتے ہیں ۔ آمین

گمشدہ گھڑی

مورخہ ۱۵ ؍ اگست کو ایک گھڑی سٹیزن (رسٹ واچ) بمعہ سیاہ فیتہ فیکٹری ایریا سے ریلوے پھاٹک تک جاتے ہوئے راستہ میں کہیں گر گئی ہے جس دوست کو ملے مہربانی فرما کر مکرم چوہدری عطا محمد صاحب افضل بوٹ شاپ ربوہ کو پہنچا دیں مشکور ہوں گا ۔

محمد سعید انسپکٹر بیت المال (ریٹائرڈ)
محلہ فیکٹری ایریا ربوہ

امراء اضلاع صدر صاحبان مربیان و معلمین سلسلہ متوجہ ہوں

امسال جامعہ احمدیہ میں واقفین زندگی طلباء کے داخلہ کا انٹرویو انشاء اللہ

عید الفطر کے بعد ۱۲ ؍ ستمبر (بروز منگل) کو ہوگا ۔

جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۷۱ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ :۔

" ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے "

میٹرک کا امتحان ختم ہو چکا ہے ۔ آپ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ براہ مہربانی مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق آپ اپنے حلقہ کے نوجوانوں کو وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرما دیں ۔ اور اپنے ضلع سے زیادہ سے زیادہ میٹرک پاس طلبہ کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرما دیں ۔ تاکہ ان کا انٹرویو کر کے جن کو مناسب سمجھا جائے ۔ اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخل کروایا جائے ۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے ۔ الیف ۔ اے و بی ۔ اے وایم ۔ اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں ۔

اُمید ہے آپ اس بارہ میں جو کوشش فرمائیں گے اس سے وکالت دیوان تحریک جدید کو بھی مطلع فرمائیں گے نیز آپ کی تحریک کے نتیجہ میں جس قدر نوجوان اپنی زندگیاں پیش کریں ان کے نام و ولدیت مع مکمل پتے سے بھی مطلع فرمائیں گے تاکہ انٹرویو سے پہلے ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کاروائی مکمل کی جا سکے ۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے ۔ آمین

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ضائع ہونے والی رسید بکوں پر چندہ ادا نہ کیا جائے

مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا شہر کی مندرجہ ذیل نمبرات کی رسید بکیں ۱۹۷۴ء کے ہنگاموں میں جل گئی یا ضائع ہو گئی تھیں ۔ اس لئے جملہ خدام کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یہ رسید بکیں اب کالعدم سمجھی جائیں اور ان پر کسی قسم کا چندہ ادا نہ کیا جائے :۔

۲۶۸ ، ۳۶۹ ، ۷۷۸۴ ، ۷۷۸۷ ، ۷۷۸۸ ، ۷۷۸۹ ،
۷۷۹۰ ، ۷۷۹۱ ، ۷۷۹۲ ، ۷۷۹۳ ، ۷۷۹۴ ، ۷۷۹۵ ،
۹۹۹۹ ، ۱۰۰۰۰ ، ۱۰۰۰۱ ، ۱۰۰۰۲ ، ۱۰۸۷۳ ، ۱۰۸۷۴ ،
۱۰۸۷۵ ، ۱۰۸۷۶ ، ۱۰۸۷۷ ، ۱۰۸۷۸ ، ۱۰۸۸۱ ، ۱۰۸۸۲ ،
۱۰۸۸۴ ، ۱۰۹۲۳ ، ۱۱۷۹۳ ، ۱۱۷۹۴ ، ۱۱۷۹۷ ، ۱۱۷۹۹ ،
۱۱۸۰۲ ؏

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) عزیزم انور ندیم علوی ایڈووکیٹ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع نواب شاہ کو موٹر سائیکل سے گرنے کی وجہ سے چوٹیں آئی ہیں ۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ عزیز کی جلد صحتیابی کے لئے دعا کریں ۔ (عبد اللطیف علوی ۔ نواب شاہ)

(۲) میری بیوی فاطمہ بیگم کافی دنوں سے ہسپتال میں داخل ہے ۶ ؍ اگست کو اپریشن ہوا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ۔ احباب جماعت سے مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔ (ڈاکٹر عبد الرحمن ۔ کوٹ عبد المالک ۔ شیخوپورہ روڈ ۔ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے بچوں میں صحیح اسلامی شعور پیدا کرنے

اور

انہیں دینی تعلیم سے روشناس کرانے کیلئے

ماہنامہ

تشحیذ الاذہان

کی خریداری قبول فرمائیے!

رسالہ کی سالانہ قیمت دس روپے ہے۔ (مینیجر)

ماہنامہ ربوہ

خالد

ماہنامہ "خالد" نوجوانوں کی عالمگیر تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ کا مرکزی ترجمان ہے۔ اس بلند پایہ مجلہ میں مجلسی سرگرمیوں کے ساتھ نوجوانوں کے مناسب حال نہایت عمدہ علمی و تربیتی مضامین پیش کئے جاتے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کے علاوہ دیگر احباب کے لئے بھی "خالد" کا مطالعہ یقیناً بہت مفید ہوگا۔

سالانہ قیمت دس روپے ہے

(مینیجر ماہنامہ "خالد" ربوہ)

ماہنامہ ربوہ

مصباح

لجنہ اماءاللہ مرکزیہ کا قدیم آرگن۔ دینی، اخلاقی اور علمی مضامین کا بہترین مرقع ــ خواتین جماعت کی علمی اور قلمی دلچسپیوں کا مرکز۔۔۔۔ اس ماہنامہ کی توسیع اشاعت اور قلمی معاونت آپ کا ملی فریضہ ہے۔ خریداری بڑھائیے، قیمتی اشتہارات کے حصول کے ذریعہ اس کی مالی مدد کیجئے۔ بابرکت تحریک اور اعانت خاص میں خود بھی حصہ لیجئے اور دوسری بہنوں کو بھی تلقین کیجئے ــ بہترین تعاون کے لئے ادارہ مصباح آپ کا بے حد شکر گزار ہے۔ (مدیرہ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا چٹ نمبر لکھنا نہ بھولئے نیز اپنا مکمل پتہ صاف اور خوشخط لکھیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں

اور

پٹوں نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس اور سلنسر پائپ کیلئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیے

میاں بھائی آٹو سٹور

۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور

انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور

فون نمبر سیل ڈپو ۳۱۱۴۶۳

کپڑے کی مشہور دوکان

الفردوس

۸۵۔بی انارکلی۔ لاہور

الفردوس شال مرچنٹ

ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں۔ زنانہ و مردانہ دھسّے اور گرم مرینہ تھوک و پرچون واجبی داموں پر دستیاب ہیں نیز ریڈی میڈ کرتے، شلواریں، سوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں۔

الفردوس شال مرچنٹ

۸۵۔ انارکلی۔ لاہور

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیودار، کیل، چیل، پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں

سٹار ٹمبر

۵۳۔ فیروز پور روڈ ـــ بالمقابل تھانہ اچھرہ ـــ لاہور

فون نمبر:ـــ ۴۱۰۶۱۷

خوشخبری

احمدی بھائیو! خدا تعالیٰ کے فضلوں، احمدیت کی برکتوں اور آپ کے تعاون سے

نیو پاک جیولرز (فون ۴۱۰۹۷۴)

۱۲۔ ذیلدار روڈ۔ اچھرہ۔ لاہور

شب و روز آپ کی خدمت میں مشغول ہے۔ اس خدمت کو مزید آگے بڑھانے کے لئے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیو پاک جیولرز کی ایک اور شاخ

۱۱۱۔ فیروز پور روڈ (نزد گلیکسی سینما) لاہور

کا بہت جلد افتتاح ہو رہا ہے

انتظار فرمائیے!

پروپرائٹر

میاں عظیم قادر اینڈ سنز

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے

اپنے معروف ادارہ

۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

راوی روڈ۔ لاہور ــ پر

(گورنمنٹ کنٹریکٹر)

تشریف لائیے!

فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰ ؛ رہائش ۶۲۹۳۰ ؛ فیکٹری ریٹاؤن ۴۱۰۷۰۰

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

جدید فیشن کے مطابق

سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات

اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کے لئے

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور

فون نمبر:ـــ ۵۲۶۲۲

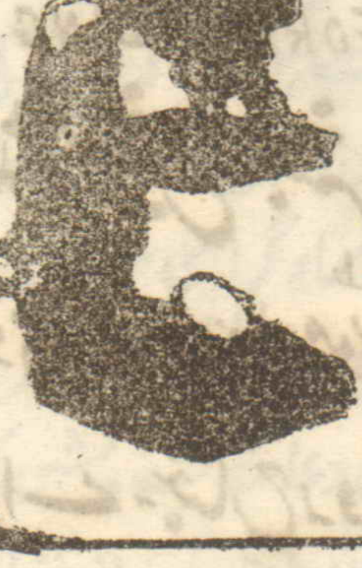

ہر قسم کا سامان سائنس و جیئر خون پرکھنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹورز

فون ۴۳۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت اور کاروبار کو فروغ دیجئے (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گرتے بالوں کی دوا
HAIR CURE
ہیئر کیور

چار کیپسولز کا مکمل کورس ۱۲/۵۰ میں ملک بھر میں دستیاب ہے۔ کیور زمیں سے کسی کی قیمت بھی کمپنی کے مقررہ نرخ سے زیادہ ادا نہ کریں۔

کیور یٹو سسٹم آف میڈیسن کے کاروباری مسائل کیلئے ہمارے مرکزی دفتر یا اپنے قریبی کیور یٹو سنٹر سے رجوع کریں۔

کیور یٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۸۰۔ کیولری گراؤنڈ لاہور کینٹ

۱۔ لاہور کیور یٹو سنٹر بزی بی کیمسٹ ۱۸ اکمرشل بلڈنگ۔
۲۔ لائلپور کیور یٹو سنٹر ڈار کلینک متصل مسلم کمرشل بنک سرگودھا روڈ۔
۳۔ ربوہ کیور یٹو سنٹر ڈاکٹر راجہ ہومیو۔ گولبازار۔
۴۔ راولپنڈی کیور یٹو سنٹر الحبیب بوہر بازار۔
۵۔ مردان کیور یٹو سنٹر قیوم میڈیکل سرفراز گنج۔
۶۔ پشاور کیور یٹو سنٹر علی برادرز خیبر بازار۔
۷۔ کراچی کیور یٹو سنٹر ۲/۲۵ وائی۔ پی ای سی ایچ سوسائٹی۔

آپکے گھر کی پہلی اور اہم ترین ضرورت

آپکے گھر کے سب برتن۔ واش بیسن اور فرش کو صاف ستھرا، جاذب نظر اور جراثیم سے پاک کرنے کے لئے

سب سے عمدہ، سب سے سستا، چمکیلا

سٹیل۔ پیتل۔ چینی اور سلور کے برتنوں کی صفائی کے لئے بے مثال ہے

اپنے شہر کے ہر جنرل مرچنٹ اور کریانہ سٹور سے خریدیں

ہر قسم کا کاغذ، بکس بورڈ اور گتہ

بارعایت خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیں

مقبول پیپر مارٹ۔ گنپت روڈ لاہور۔ فون ۶۳۸۴۹

گھر:۔ ملک عبداللطیف ستکوہی۔ فون ۶۲۵۱۶

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کیلئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۶ بجے سے ایک بجے تک شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان مرحوم

مشہور دواخانہ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۴۸۴۴

خالص شہد — تازہ عرق

اور

عمدہ مربہ جات

— نیز —

اپنی جملہ طبی ضروریات کیلئے

دواخانہ خدمت خلق ربوہ

کو یاد رکھیں

سونے اور چاندی کے اعلیٰ معیاری عروسی زیورات

— نیز —

مغلیہ دور کے کندن کے اعلیٰ ڈیزائن بنانے کے لئے

نیو راحت علی جیولرز

غلام احمد اینڈ برادرز۔ اکبر بازار شیخوپورہ۔ فون نمبر ۳۶۸۱

— کو یاد فرمائیں —

ربوہ میں

جائیداد کی خرید و فروخت

ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے ربوہ میں ایک باقاعدہ رجسٹرڈ ادارہ ایک عرصے سے آپ کی خدمت کر رہا ہے۔ ہمارے پاس ربوہ شہر اور مضافات میں ہر قسم کے پلاٹ اور زرعی زمین برائے فروخت موجود ہے۔ نیز ربوہ کے ہر محلہ میں مکان بھی خرید سکتے ہیں۔

— ہمیں آپ اپنی خدمت کے لئے ہر وقت مستعد پائیں گے —

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ انس مارکیٹ متصل قومی مرکزی بچت بلنک ربوہ

خالص

سونے چاندی کے زیورات

جدید ڈیزائنوں میں بنوانے

— اور —

خرید و فروخت کیلئے

— نیز —

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی انگوٹھیاں

دیدہ زیب ڈیزائنوں میں خریدنے کا اعلیٰ مرکز

پاک گولڈ سمتھ

میاں عبدالسلام عبدالمنان ناصر

عقب جمال بیکری۔ گولبازار۔ ربوہ

فون ۵۵۰

بیرونی ممالک سے آنیوالے سامان کی بروقت

کسٹم سے کلیرنس

کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں

CONTINENTAL CARGO SERVICES

(APPROVED CUSTOM CLEARING AND FORWARDING AGENT)

پروپرائٹر۔ شیخ مبشر احمد

پتہ:۔ ۱۲۔ ڈی (تیسری منزل) موہن بلڈنگ

ایم۔ اے۔ جناح روڈ

کراچی (فون نمبر ۲۲۰۴۶۲)

نظر و دھوپ کی عینکوں کے لئے

شکور بھائی چشمے والے

ربوہ = جمعہ کے دن صبح ۷ بجے سے دس بجے تک
شام ۴ بجے سے سات بجے تک۔
کوٹھی دارالصدر غربی نزد ریلوے اسٹیشن۔

سرگودھا = کچہری بازار سرگودھا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴